۶ پیامِ لطیف

اس غزل کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- مختلف سامعین اور مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھ سکیں۔
- تراجم کی صورت میں علاقائی ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے مختلف ثقافتوں کا اپنی ثقافت سے موازنہ کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو پڑھ کر حوالوں کے ساتھ اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اپنی رائے دے سکیں۔
- منتخب اقتباسات (انگریزی سے اردو) کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے تراجم کر سکیں۔
- مباحثوں، مذاکروں میں موضوع کے حق یا مخالفت میں حصہ لے سکیں۔
- کسی بھی نثر / نظم پارے میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے اس کی وضاحت کے لیے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔

پڑھیں

بے اعتدالیوں سے نحیف و نزار ہیں
خود سر ہیں اور چارہ گری کے شکار ہیں

بے اعتدالیاں ہوں تو کیا چارہ گر کرے
پرہیز ہی نہ ہو تو دوا کیا اثر کرے

چارہ سازوں میں بیٹھنا سیکھو، پھر نہ ہوگا کبھی کوئی آزار
راس آئے گا ان کا قرب تمھیں، جو بدلتے ہیں فطرتِ بیمار

اور کوئی ہو چارہ ساز اگر ، چارۂ درد بے اثر ہو جائے
اُس کو حاجت نہیں مسیحا کی ، جس پہ محبوب کی نظر ہو جائے

تیری ہی ذات اول و آخر، تو ہی قائم ہے اور تُو ہی قدیم
تجھ سے وابستہ ہر تمنا ہے ، تیرا ہی آسرا ہے ، رب کریم

کم ہے جتنی کریں تِری توصیف، تو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم
والیِ شش جہات واحد ذات، رازقِ کائنات ربِ رحیم

کامل ایمان کے ساتھ جس نے بھی ، دل سے مانا زبان سے مانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا ، اس محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مرتبہ جانا

فوقیت اس کو دوسروں پہ ملی ، اپنی ہستی کو اُس نے پہچانا
جس نے اس قادرِ حقیقی کو ، وحدہ لا شریک گردانا

(رسالہ شاہ عبداللطیف بھٹائی، ترجمہ: شیخ ایاز)

شاہ عبداللطیف بھٹائی (۱۶۹۰ء تا ۱۷۵۲ء)

شاہ عبداللطیف کے سالِ پیدائش کے سلسلے میں جس روایت کو مستند مانا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ۱۱۰۱ھ (۹۰-۱۶۸۹ء) میں سید شاہ حبیب کے گھر ضلع حیدرآباد کے علاقے ہالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید شاہ حبیب کا شمار اپنے علاقے کی بزرگ شخصیات میں ہوتا تھا جنھوں نے اپنے بیٹے شاہ لطیف کی پیدائش کے بعد اپنے علاقے کو چھوڑ کر کوٹری میں سکونت اختیار کی۔ سرزمین سندھ ایسے قلندروں کا مسکن ہے جن کی گفتار و کردار اور عمل ایک دنیا کی ذہنی، فکری اور روحانی تربیت اور فیوض و برکات کا باعث بنے۔ شاہ عبداللطیف بھٹائی بھی ایسی ہی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ سید حبیب شاہ کا خاندان علم و ادب اور تصوف میں خاصا زرخیز تھا۔ اپنے آباؤ اجداد کی پیروی ہی میں شاہ لطیف نے سندھ کی دھرتی کو اپنے سندھی کلام سے محبت، امن، رواداری اور بھائی چارے کا گہوارہ بنانے کی تعلیم دی۔ آپ نے طویل عرصے تک مخدوم نوح، مخدوم بلاول اور اپنے پردادا شاہ عبدالکریم اور دیگر بزرگوں کی درگاہوں پر وقت گزارا۔ آپ کا کلام حقیقت و معرفتِ الٰہی کی تعلیم تھی جو یقیناً انسان کو انسانیت کے اعلیٰ مقام و مرتبے پر لا کھڑا کرتی ہے۔ آپ آباد کردہ بستی کا نام "بھٹ" دنیا میں بھٹ شاہ کے نام سے مشہور ہوا جس کی شہرت روز افزوں ہوتی چلی جا رہی ہے۔ دنیا میں کتنے لوگوں نے لطیف کی شاعری کے اسرار و رموز جاننے اور اس سے لطف اندوز ہونے کے لیے سندھی زبان سیکھی۔ آپ کے مریدوں کی تعداد سیکڑوں بلکہ ہزاروں میں تھی۔ آپ کی شاعری کا مجموعہ "شاہ جو رسالو" کے نام سے شائع ہوا جس کا منظوم ترجمہ شیخ مبارک علی ایاز المعروف شیخ ایاز (۱۹۲۳ء-۱۹۹۷ء) نے کیا۔ شیخ ایاز خود بھی سندھی زبان کے اسکالر اور بڑے شاعر ہیں۔ "شاہ جو رسالو" یعنی "شاہ کا رسالہ" کے مختلف حصے ہیں جن میں سے ہر حصے کو "سر" کہا جاتا ہے۔ "سر کلیان" سے "سر بلاول" تک "شاہ جو رسالو" اٹھائیس حصوں پر مشتمل ہے۔

مشق

۱۔ فن ترجمہ نگاری

فنِ ترجمہ نگاری ایک قدیم فن ہے۔ انسان نے جب سے علمی، تہذیبی، ثقافتی، تجارتی اور تاریخی لین دین شروع کیا ہوگا تو اسے ایک دوسرے کی زبانوں کے ترجمے کی ضرورت پڑی ہوگی۔ اس طرح ترجمے کا فن اُتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان کی سماجی زندگی۔ ہندوستان میں قدیم عہد سے مغلوں کے عہد تک، ترجمے کی روایت کے نمایاں آثار ملتے ہیں۔

سترھویں صدی عیسوی میں جن لوگوں نے یہاں اردو نثری اور شعری ادب کا آغاز کیا ان کی علمی زبان فارسی تھی۔ اردو ادب کے ابتدائی عہد میں بہت بڑی تعداد میں فارسی، عربی اور سنسکرت سے اردو میں ترجمے کیے گئے۔ اس کے بعد ہندوستان میں انگریزوں کی آمد ہوئی۔ انھوں نے فورٹ ولیم کالج، دہلی کالج میں بے شمار فارسی اور انگریزی کی کتابوں کا اردو ترجمہ کرایا۔ جامعہ عثمانیہ کے دارالترجمہ، سرسید سائنٹیفک سوسائٹی، انجمن پنجاب لاہور، دارالمصنفین علی گڑھ نے بھی ترجمے کے سلسلے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

ترجمے کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ دیگر اقوام کے علوم و فنون سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ ترجمہ نگاری کی مختلف اقسام ہیں:

علمی ترجمہ، ادبی ترجمہ، صحافتی ترجمہ

اسی طرح ترجمہ نگاری کے تین طریقے ہیں:

لفظی ترجمہ، آزاد ترجمہ، معتدل ترجمہ

(فن ترجمہ نگاری۔ مرتبہ خلیق انجم)

❖ درج ذیل دی گئی انگریزی عبارت کا اردو میں لفظی ترجمہ کر کے اُستاد محترم سے اس کی اصلاح کرائیں۔ انگریزی عبارت کے اصل معانی، مفہوم اور مقاصد ضرور برقرار رہیں۔

Reading of books is a great source of pleasure. Reading books gives peace of mind, Satisfaction and rots of recreation two. By reading books we acquire knowledge and wisdom about people, place, listers, culture and noble virtues. If develop the hobby of reading books, we can enjoy all the benefits of reading When we get dull and tired the books gives us peace of mind and mdle us optimists.

۲۔ ''پیامِ لطیف'' نظم آپ نے پڑھی۔ حوالوں کے ساتھ درج ذیل اشعار کی تشریح کرتے ہوئے اپنی رائے دیں۔

کم ہے جتنی کریں تِری توصیف، تو ہی اعلیٰ ہے اور تُو ہی علیم
والیِ شش جہات واحد ذات، رازقِ کائنات ربِ رحیم

کامل ایمان کے ساتھ جس نے بھی، دل سے مانا زبان سے مانا
جس کی خاطر بنی ہے یہ دنیا، اس محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مرتبہ جانا

۳۔ شاہ عبداللطیف کے شاملِ نصاب کلام میں موجود مختلف موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے اپنے ساتھی طلبہ کے سامنے وضاحت کریں اور انسانی شخصیت کی تربیت کے حوالے سے اِن زریں افکار و خیالات پر اپنی رائے کا اظہار بھی کریں۔

۴۔ شاہ لطیف کے شاملِ نصاب کلام کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۵۔ شاملِ نصاب شاہ لطیف کا کلام سندھی زبان کے معروف ادیب اور شاعر شیخ ایاز نے ترجمہ کیا ہے۔ معروف سندھی افسانہ نگار امر جلیل کی تصنیف "تاریخ کا کفن"، سکول کی لائبریری سے جاری کرائیں۔ اس کتاب کا مطالعہ اپنے استادِ محترم کی نگرانی میں کرتے ہوئے سندھی ثقافت کا اپنی ثقافت سے موازنہ کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ "شاہ لطیف کی شاعری میں "اعلیٰ انسانی اقدار" کے عنوان سے سکول میں شہر کی سطح پر ایک مباحثے یا مذاکرے کا اہتمام کریں۔ اپنے استادِ محترم سے رہنمائی لے کر خود بھی موضوع کے حق یا مخالفت میں حصہ لیں۔

۲۔ مختلف سامعین اور مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر "برداشت اور رواداری" کے موضوع پر اشعار اور حوالوں کے ساتھ کم از کم ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل تقریر لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری، ماحول کے متعلق آگاہی سے پیشتر طلبہ کو سندھی ثقافت، تہذیب، تاریخ سے متعلق معلومات سے آگاہ کریں تاکہ طلبہ علاقائی ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے مختلف ثقافتوں کا اپنی ثقافت سے موازنہ کر سکیں۔
- طلبہ کو عالمی ثقافتوں، معاشرت، معاشی، سماجی رابطوں کے لیے مختلف تحاریر پڑھنے کی مشق کرائیں اور ان سے معلومات حاصل کرنا سکھائیں۔